www.emarsiya.com

مرثیہ۔(۱۳)

سلام

جب موت نے چھینا علی اکبرؑ کو پدر سے
اور پار ہوئی نوکِ سِناں اُس کے جگر سے
زخمی جو وہ پوشیدہ ہوا شہؑ کی نظر سے
عمّامے کو تب پھینک دیا شاہؑ نے سر سے
چِلّاتے تھے اے اکبرِؑ ذیشان کہاں ہو
اے میرے پُر ارمان میری جان کہاں ہو

www.emarsiya.com

بیٹا علی اکبرؑ تجھے کس فوج نے گھیرا
گھوڑے کی عِناں کو کہو کس سمت کو موڑا
بابا ہی فقط مَیں نہیں عاشق بھی ہوں تیرا
احوال سُنا حال بہت غیر ہے میرا

۲

تھامے جو میرا ہاتھ کوئی پاس نہیں ہے
اِس وقت چچا بھی تیرا عبّاسؑ نہیں ہے

جب موت نے چھینا علی اکبرؑ کو پدر سے۔۔(کُل۔۸۔بند)

www.emarsiya.com

۳

جِس وقت کہ عبّاسِؑ دلاوَر گئے مارے
تم لے گئے تھے باپ کو دریا کے کنارے
اب تم بھی ہوئے قتل مَیں تنہا رہا پیارے
اب کوئی نہیں لاشے پہ پہنچائے تمہارے
ہے آپ کو جاں کندنی اور وقتِ قضا ہے
افسوس کہ اِس وقت پدر تم سے جدا ہے

جب موت نے چھینا علی اکبرؑ کو پدر سے۔۔(کُل۔۸۔بند)

www.emarsiya.com

اور پاس بھی ہوتا تو کیا کرتا میں جانی
رہ جاتا خجل ہو کے اگر مانگتے پانی ۴
چوبیس پہر کی ہے تمہیں تشنہ دہانی
افسوس یہ دُکھ اور یہ اجل اور یہ جوانی
اٹھّاروا‌ں سال آپ کو پیغامِ قضا تھا
ہے ہے علی اکبرؑ تو جواں بھی نہ ہوا تھا

جب موت نے چھینا علی اکبرؑ کو پدر سے۔۔(کُل۔۸۔بند)

www.emarsiya.com

۵

اور رن سے چلی آتی تھی آواز برابر
بابا میرے جلد آؤ موا اب علی اکبرؑ
خیمے میں اِس آواز سے ہو جاتا تھا محشر
سر پیٹنے کی آتی تھی آواز برابر

علیؑ کو عباسؑ نہ نوشاہ قاسمؑ نہ
کسی کو تھی روئیں سیدانیاں نہ طرح اِس

www.emarsiya.com

کہتا ہے یہ راوی مَیں کھڑا تھا سرِ میداں
اِک مرتبہ واللہ ہوا حشر کا ساماں
تاریک زمیں اور سیاہ گُنبدِ گرداں
لشکر نظر آتا تھا نہ لاشے نہ بیاباں
ہلنے لگے چودہ طبق افلاک و زمیں کے
تھرّا کے گرے قُبّے خیامِ شہؑ دیں کے

۶

جب موت نے چھینا علی اکبرؑ کو پدر سے۔۔(کُل۔۸۔بند)

www.emarsiya.com

۷

پردہ درِ خیمہ کا گِرا خاک پہ ناگاہ
اِک بی بیؑ سیاہ پوش برآمد ہوئی ناگاہ
سر ننگے گریبان پھٹا بال کھُلے آہ
ہر مرتبہ چِلّاتی تھی وا قُرَّۃَ عَینا
اٹّھارواں سال اور قضا ہائے میری جاں
اُنّیس برس کے بھی نہ کہلائے میری جاں

جب موت نے چھینا علی اکبرؑ کو پدر سے۔۔(کُل۔۸۔بند)

www.emarsiya.com

۸

اے چاند مِرے گھر کے میری آنکھوں کے تارے
اے چَین مِرے دل کے مِرے لاڈلے پیارے
اے میرے پُر ارمان مِرے پیاس کے مارے
اِس وقت کوئی مجھ کو تیرے لاشے پہ وارے
آتی تھی جو کہتی ہوئی مصروفِ بُکا تھی
لکّھا ہے کہ وہ خواہرِ شاہِؑ شہدا تھی

جب موت نے چھینا علی اکبرؑ کو پدر سے۔۔(کُل۔۸۔بند)